



سوال

(668) عقیقہ فرض ہے کہ سنت؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا عقیقہ ساتویں دن دینا سنت ہے اور جس مسلمان کو طاقت نہیں، کیا جب اس کو طاقت ہو اُس وقت دے سکتا ہے اور وہ عقیقہ ہو جائے گا۔

نمبر ۲۔ اور کیا بندہ عقیقہ گائے دے سکتا ہے اور عقیقہ گائے کا ہو جائے گا کہ نہیں اور... نمبر ۳۔ عقیقہ فرض ہے کہ سنت ہے مولانا تفصیل سے جواب دیں۔ (قاری محمد یعقوب گجر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((الْعَلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يَنْزَعُ عَنْهُ يَوْمَ النَّارِ وَيُنْطَى وَيُكَلِّفُ)) [12] ”بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی رہتا ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بال مونڈے جائیں۔“ [13] اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے ساتویں دن کے بعد بھی عقیقہ ہی ہو گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مرتن“ گروی رکھا ہوا کے لفظ استعمال فرمائے تو جو حال وقت مقرر پر قرض نہ ادا کرنے کی صورت میں بعد میں قرض ادا کر کے گروی رکھی ہوئی چیز واپس لینے کا ہے وہی حال ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنے کا ہے۔ تو عقیقہ ساتویں دن کرنا فرض ہے، ساتویں دن طاقت نہ ہونے کی صورت میں بعد ازاں بوقت طاقت عقیقہ کر لے تو عقیقہ ہی ہو گا۔

ب۔ گائے اور اونٹ کا عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں جو روایت اس سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے وہ کمزور ہے۔ رہا عقیقہ کو قربانی پر قیاس کرنا تو یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے اور معلوم ہے کہ نص کے ہوتے ہوئے نص کے مقابلہ میں قیاس درست نہیں ہوتا نص مندرجہ ذیل ہے: ((عَنِ الْعَلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ)) [3] (رواہ النسائی) [لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک۔“]

ج۔ عقیقہ فرض ہے ایک دلیل تو پہلے گزر چکی ہے: ((الْعَلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ)) دوسری دلیل صحیح بخاری

2 ابوداؤد کتاب الضحایا باب فی العقیقہ۔ نسائی کتاب العقیقہ باب متی یمن۔ ابن ماجہ کتاب الذبائح باب العقیقہ۔ ترمذی الیوب الاضاحی۔ باب ۲۰۔

